(صرف احمدی احباب کے لئے)

اصلاحی کمیٹی صاحبِ فراست لوگوں پر اور گہری حس رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہونی چاہیے

اصلاحی کمیٹی کی ذمّہ داریاں

نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

nazarat.markazia@gmail.com

اصلاحی کمیٹی

اصلاحی کمیٹی صاحبِ فراست لوگوں پر اور گہری حس رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہونی چاہیے۔ وہ برائیوں کو سونگھ کر پتہ کریں کہ کہاں کہاں برائیوں کی بو ہے اور نظر نہ بھی آئیں تو ان کی شامہ حس یعنی سونگھنے کی حس ان کو بتا دے کہ کہیں کوئی خطرہ موجود ہے۔ پھر ان کو باقاعدہ بیماری بننے سے پہلے دور کریں۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

آپ اپنی اصلاحی کمیٹی کو بھی Active کریں۔ اصلاح کا کام بہت بڑا ہے۔ کسی کی اصلاح کرنے میں ہرگز تھکنا نہیں بلکہ چار ہزار دفعہ بھی کہنا پڑے تو کہیں۔ نہ تھکنا ہے اور نہ مایوس ہونا ہے۔ نرمی سے سمجھاتے چلے جانا ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5؍نومبر 2010ء کے ایک خط میں ارشاد فرمایا کہ

’’اصلاحی کمیٹی کے کاموں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جو ہدایات دی تھیں اور جو ہدایات میں نے دی ہیں ان سب کو اکٹھا کر کے جماعتوں کو بھجوائیں۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں اصلاحی کمیٹی کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور حضور انور ایدہ اللہ کی تمام ہدایات پیش ہیں۔ ان ہدایات کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ

’’ان کی روشنی میں پھر اصلاحی کمیٹیوں کو مقامی اور مرکزی سطح پر کام کرنا چاہئے۔‘‘

پس ان ہدایات کے مطابق تمام اصلاحی کمیٹیوں نے کام کرنا ہے۔ ہر ضلع میں اور پھر مقامی سطح پر نہ صرف اصلاحی کمیٹی قائم ہونی چاہیے بلکہ فعال ہونی چاہیے اور تربیّت کے لئے اس کو مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف مجالس عاملہ کی میٹنگز کے دوران تربیتی اور اصلاحی امور کے بارہ میں جو ہدایات دی ہیں وہ کتابچہ کے آخر میں درج ہیں۔ ان ہدایات میں تمام اصلاحی اُمور کی بجا آوری کے سلسلہ میں راہنمائی موجود ہے۔ ان ہدایات کی روشنی میں ہم نے اصلاح اور تربیت کے تمام فرائض سرانجام دینے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار

سید محمود احمد

ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

ممبران ضلعی و مقامی اصلاحی کمیٹی

1۔ مکرم امیر صاحب/ صدر جماعت

2۔ مکرم سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد

3۔ مکرم ناظم صاحب/ زعیم صاحب انصاراللہ

4۔ مکرم قائد صاحب/ زعیم صاحب خدام الاحمدیہ

5۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ ضلع/ مقامی

6۔ مکرم مربی صاحب/ معلم صاحب

7۔ ایک دوست جسے امیر/ صدر صاحب مناسب سمجھیں۔

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

فون:0476212220 فیکس:0476213590

موبائل:03426922533

nazarat.markazia@gmail.com

اصلاحی کمیٹی کی ذمہ داریاں

1۔اصلاحی کمیٹی کا اجلاس مہینہ میں دو بار ضرور ہو۔ (بہتر ہوگا کہ مستقل طور پر مہینہ میں دو دن مقرر کر لئے جائیں)

2۔سیکرٹریان اصلاح وارشاد محترم امیر صاحب ضلع/صدر صاحب کے مشورہ سے اجلاس رکھیں۔

3۔اجلاس کا ایجنڈا تمام تربیتی مسائل ہیں۔عموماً مندرجہ ذیل امور اجلاس میں رکھے جائیں۔

(i) نماز باجماعت اور تلاوت قرآن کریم کا جائزہ لیا جائے۔کمزور اور سست افراد کو اصلاحی کمیٹی کے ممبران کے سپرد کیا جائے جو ان کے ساتھ رابطہ رکھیں اور پھر محبت اور ہمدردی کے ساتھ نمازوں کی طرف راغب کریں۔نیز اگلے اجلاس میں جائزہ لیا جائے کہ کیا نتیجہ نکلا۔اگر کسی ایک ممبر کی کوشش کارگر نہیں ہوئی تو کوئی اور موئثر حل تجویز کیا جائے۔

(ii) اصلاحی کمیٹی MTA کے پروگرامز دیکھنے کے بارہ میں بھی جائزہ لیتی رہے۔خاص طور پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے بارہ میں اہتمام کیا جائے کہ ہر فردِ جماعت خطبہ ضرور سنے۔

4۔مجلس شوریٰ کے ایسے فیصلے جن کا تعلق تربیت اور اصلاح سے ہے ان پر عملدآمد کے لئے لائحہ عمل طے کیا جائے اور معین کام ممبران کے سپرد کیا جائے۔جیسا کہ مجلس شوریٰ 2009 میں طے پایا تھا کہ ہر ضلع کی اصلاحی کمیٹی اور تمام جماعتوں کی اصلاحی کمیٹیاں بدرسومات پر نگاہ رکھیں۔پیش بندی کے طور پر ان کی اصلاح کیلئے کوشش کریں۔

5۔انٹرنیٹ اور موبائل کے مفید استعمال اور تمام مضر پہلوؤں سے محفوظ رہنے کے بارہ میں احباب جماعت کو آگاہ کیا جاتا رہے۔

6۔شکوے شکایت دور کرنا اور باہم پیار و محبت کی فضاء پیدا کرنا اصلاحی کمیٹی کی اہم ذمہ داری ہے۔ اگر کسی جگہ کوئی رنجش ہو، شکوہ شکایت ہو تو حکمت کے ساتھ فریقین کے درمیان صلح کروانا اور پیار و محبت قائم کرنا اصلاحی کمیٹی کا بنیادی اور اہم فرض ہے۔

7۔اصلاحی کمیٹی یہ بھی جائزہ لیتی رہے کہ تمام عہدیداران کا اپنا رویہ اور سلوک بھی عمدہ ہونا چاہیے۔ اگر کسی جگہ ضرورت ہو تو حکمت کے ساتھ اصلاح کی جائے۔ اسی طرح احباب جماعت میں نظام جماعت سے وابستگی کی برکات اجاگر کرنے اور ہر فرد جماعت کو نظام کے ساتھ وابستہ رکھنے کی کوشش کی جائے۔

8۔کوشش کریں کہ افراد جماعت کا آپس میں رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کا سلوک ہو جس کے نتیجہ میں جماعت بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ کی مثال بن جائے۔

9۔سیکرٹری صاحب اصلاح وارشاد ضلعی اصلاحی کمیٹی کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوائیں۔

10۔ضلع کے ساتھ ساتھ جماعتوں میں بھی اصلاحی کمیٹیوں کو فعال بنایا جائے۔

نوٹ: یاد رہے کہ ہم نے برائی کو وقوع پذیر ہونے سے قبل روکنا ہے۔ اس کے لئے حکمت عملی تیار کرنی ہے۔ ہر برائی یا بیماری جس کے پیدا ہونے کا خدشہ ہو اس کی روک تھام اور علاج کے لئے تمام امکانی حل تجویز کرنا کمیٹی کی اہم ذمہ داری ہے۔

چونکہ یہ تربیت اور نگرانی کا کام ہے اس لئے ہمدردی، محبت، خیر خواہی اور دعاؤں کے ذریعہ اصلاحی کارروائی کریں۔ اگر کسی جگہ باوجود کوشش کے تعاون حاصل نہ ہو تو مرکز کو اطلاع کریں۔ کمیٹی میں زیر بحث آنے والے تمام معاملات ممبران کے پاس جماعتی امانت ہیں باہر ان کا ذکر کرنا ہرگز مناسب نہیں۔

اصلاحی کمیٹی کا طریق کار

(ارشادات حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ)

''میں نے ایک اصلاحی کمیٹی قائم کی تھی اور ملکی سطح پر تمام ملکوں کو یہ ہدایت کی تھی کہ آپ اصلاحی کمیٹیاں قائم کریں اور بعض برائیوں کی نشان دہی کر کے بیشتر اس کے وہ ناسور بن جائیں۔ ان کی اصلاح کی کوشش کریں اور اپنے اخلاقی مریضوں کو شفا دینے کی کوشش کریں ...... میں نے جو نصیحت کی تھی وہ یہ تھی کہ **اصلاحی کمیٹی صاحب فراست لوگوں پر اور گہری حس رکھنے والے لوگوں پر مشتمل ہونی چاہیے۔ وہ برائیوں کو سونگھ کر پتہ کریں کہ کہاں کہاں برائیوں کی بو ہے اور نظر نہ بھی آئیں تو ان کی شامہ حس یعنی سونگھنے کی حس ان کو بتا دے کہ کہیں کوئی خطرہ موجود ہے۔ پھر ان کو با قاعدہ بیماری بننے سے پہلے دور کریں۔** اگر آپ انتظار کرتے رہیں کہ کہیں فساد ہو جائیں، کہیں دنگے شروع ہو جائیں، کہیں کوئی قتل و غارت ہو جائے اور پھر اصلاحی کمیٹی حرکت میں آئے تو اصلاحی کمیٹی نہیں یہ تو پھر پولیس کمیٹی بن جائے گی ......اور صرف ایک مرکزی اصلاحی کمیٹی نہیں بلکہ علاقائی اور بڑے شہروں میں شہر کی سطح پر بھی ایک باشعور اصلاحی کمیٹیاں قائم ہونی ضروری ہیں۔ جو ہر قسم کی برائیوں پر اس طرح نظر رکھیں کہ ابھی برائیاں عام انسان کو دکھائی نہ دینے لگیں ......آپ آثار معلوم کریں کہ کون کون سی وبائیں پھیلنے والی ہیں، پھیل سکتی ہیں اور ان کے ازالے کے لئے جب آپ کو کوشش کرنی ہوگی تو پھر اکیلی اصلاحی کمیٹی کا کام نہیں ہے۔ اصلاحی کمیٹی کا کام ہے محسوس کرنا اور جماعت کو متنبہ کرنا، مجلس عاملہ میں وہ باتیں پیش کرنا اور پھر مجلس عاملہ کو اپنی مجموعی حیثیت سے صرف ایک عہدیدار کو نہیں۔ بعض دفعہ دو تین چار عہدیداران کو متحرک کرنا ہوگا۔ کہیں اصلاح و ارشاد کے سیکرٹری کا بیچ میں عمل دخل ہو جائے گا۔ کہیں آپ کو بعض صورتوں میں فنانس کی ضرورت

ہوگی۔ کچھ لٹریچر شائع کرنا ہے کہیں دورے کروانے ہوں گے۔ مربیوں کے نظام کو حرکت میں لانا ہوگا۔ غرض یہ کہ بہت سے امکانی حل ہیں۔ جن کے لئے بعض دفعہ مجلس عاملہ میں غور ضروری ہوا کرتا ہے۔ پس ایسے مسائل کو مجلس عاملہ میں رکھیں۔''

''ترجیحات، فساد کی نوعیت کے لحاظ سے اور اس حیثیت سے بنائیں کہ کہاں خطرہ سر پر کھڑا ہے......

اسی طرح اصلاح معاشرہ کو منصوبہ بندی کرتے وقت بھی فوری اور اہم ترین خطرات کو پیش نظر رکھ کر منصوبہ بندی کرنی ہوگی اور بعض جلدی پھٹنے والے ناسوروں کو ترجیح دینی ہوگی بعض جگہ بدکرداریوں کے اور تنقیدوں کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ بعض جگہ لفنگ پارٹیاں ہیں۔ بعض مشہور بے نماز ہیں۔ **ان لوگوں کی طرف خصوصی فوری توجہ دینی ہوگی۔ اس طرح مختلف امور کی نگرانی کے متعلق بھی معین انتظام ضروری ہے کہ کون کس کس چیز کی نگرانی کا ذمہ دار ہوگا اور اس نگرانی کا طریق کار کیا ہوگا۔**

اس طرح جہاں سرجری ضروری ہے۔ اس کے متعلق منصوبہ بنانا......اس کی حکمت کے ساتھ بیخ کنی کرنا اور اس کے لئے مناسب احتیاطی تدابیر کرنا۔ بعض جگھوں پر کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا (قریب ہے کہ غربت و تنگدستی کفر بن جائے) کی مثالیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ جماعت کی طرف سے کسی کے متعلق کارروائی کی جاتی ہے۔ لیکن اس شخص میں بوجھ اٹھانے کی طاقت نہیں ہوتی اور خطرہ ہوتا ہے کہ وہ فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے ...... اس لئے یہ پہلو بھی اصلاحی کمیٹی کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ **اور کمزور افراد کی تربیت و اصلاح کے لئے مخلص، وفادار اور ایسے آدمیوں کو مقرر کرنا چاہیے جو اپنے ذاتی نمونہ اور علم و حکمت اور محبت و پیار سے ان کی اصلاح کا فریضہ مؤثر رنگ میں ادا کر سکتے ہوں۔** پھر ایسے غرباء جو خدمت کے محتاج ہیں۔ ان کی مدد بھی ہونی چاہیے۔ اس لئے ان سب امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے از سر نو غور کر کے منصوبہ بندی کریں۔''

(خطبہ جمعہ 6 مئی 1994ء)

''اصلاحی کمیٹی توجہ دے۔ چھوٹے چھوٹے جھگڑے بڑے فتنوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔''

(خط محررہ 9-05-1992)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

4؍ستمبر 2005ء

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ غور ہونا چاہئے کہ کس کس سنٹر میں نماز میں کمی ہے یا جو پہلے مسجد آرہا تھا اب نہیں آرہا۔ اس کی اولاد نہیں آرہی۔ کیا وجہ ہے۔ پھر اصلاحی کارروائی ہو۔ پھر یہ جائزہ لیں کہ اصلاح کا جو طریق کار سوچا تھا اس میں کامیابی نہیں ہوئی تو پھر مزید سوچیں کہ کس طرح اصلاح کی جاسکتی ہے۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی جماعتوں نے آپ کو سُست لوگوں کی فہرست مہیّا کی ہے اور آپ نے وہ فہرست آگے مربّیان کو دی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب ایسے افراد کی لسٹ ہی نہیں تو پھر کس طرح کام ہوگا، کس طرح اصلاحی کاروائی ہوگی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس بارہ میں اصلاحی کمیٹی نے کیا کام کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا پہلے لسٹیں بنائیں اور پھر پرسنل رابطے کریں۔ رابطوں کے بعد ان کو سمجھایا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقاعدہ رزلٹ آنا چاہئے کہ کتنوں کے بارہ میں شکایت تھی۔ کتنوں کی اصلاح ہوئی ہے۔ ان کا تعاون حاصل ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا باوجود کوشش کے جن کا تعاون حاصل نہیں ہوسکا تو ان کی لسٹ مجھے بھجوائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 14؍اکتوبر 2005ء)

13 ستمبر 2005ء

نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ

حضور انور نے فرمایا: **آپ اپنی اصلاحی کمیٹی کو بھی Active کریں۔ حضور انور نے فرمایا اصلاح کا کام بہت بڑا ہے۔ کسی کی اصلاح کرنے میں ہرگز تھکنا نہیں بلکہ چار ہزار دفعہ بھی کہنا پڑے تو کہیں۔ نہ تھکنا ہے اور نہ مایوس ہونا ہے۔ نرمی سے سمجھاتے چلے جانا ہے۔**

(الفضل انٹرنیشنل 28 اکتوبر 2005ء)

9 جون 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ **لجنہ اپنی ایک اصلاحی کمیٹی بنا سکتی ہے جس کے ممبر نیشنل صدر لجنہ، صدر مقامی، نائب صدر، سیکرٹری تربیت، سینیئر ممبر لجنہ ہوں گی۔ لیکن یہ کمیٹی صرف ان کیسز کو deal کر سکے گی جن کا تعلق لجنہ سے ہے۔ فرمایا کہ بعض جگہوں پر لڑکے بھی involve ہو جاتے ہیں ایسے معاملات بہر حال مرکزی اصلاحی کمیٹی میں جائیں گے۔**

(الفضل انٹرنیشنل 07 جولائی 2006ء)

5 مئی 2008ء

نیشنل مجلس عاملہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے فرمایا کہ **نیشنل لیول پر اور لوکل لیول پر اصلاحی کمیٹیاں بنائیں۔ اگر کوئی تربیتی کمیٹی قائم ہے تو کیا کام کرتی ہے۔ باقاعدہ اصلاحی کمیٹیاں بنائیں۔ سیکرٹری تربیت خود کمیٹی کا صدر ہوتا ہے۔ اور اس کے ممبران میں مبلغ انچارج، صدر انصار اللہ صدر خدام الاحمدیہ، لجنہ کا نمائندہ اور جماعت کا ایک ممبر (جو اس کام کے لئے موزوں ہو) شامل**

ہیں۔ فرمایا یہ کمیٹیاں ہر جگہ بنائیں۔آپ بہت سے معاملے حل کر سکتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 جولائی 2008ء)

5 مئی 2008ء

مبلغین سلسلہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ

اصلاحی کمیٹی کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ نہیں کہ معاملہ اٹھے تو پھر دیکھیں۔ معاملہ سے پہلے حالات پر نظر ہونی چاہئے۔اور پتہ ہونا چاہئے کہ یہاں سے مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے...... معاملہ کو حد سے نکلنے سے پہلے اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11/ جولائی 2008ء)

23 جون 2008ء

نیشنل مجلس عاملہ (USA) کے ساتھ میٹنگ

سیکرٹری صاحب تربیت نے ''نیشنل اصلاحی کمیٹی'' کے کام کے بارہ میں بھی بتایا۔حضور نے فرمایا اگر سینٹر میں اور پھر جماعتوں میں اصلاحی کمیٹی مستعد اور فعال ہو تو **Matrimonial** پرابلم نہ ہوں جو آج کل بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 15/ اگست 2008ء)

7/ جون 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

حضور نے ایک تربیتی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے اجلاسات اور مجالس کی باتوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بہت بنیادی بات ہے مجالس کی باتیں امانت ہوتی ہیں اس لیے ان کا پاس رکھنا چاہیے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006ء)

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

''ہمیشہ مرض کی نشاندہی ہونے پر اسے فوراً پکڑیں اور وہیں اس کا قلع قمع کریں۔ عہدیداران ہر بات سے صرف نظر نہ کیا کریں بلکہ شروع میں ہی ہر بُرائی کو روکنے کی کوشش ہونی چاہیئے اور ہرگز اسے پنپنے اور پھیلنے نہیں دینا چاہیئے۔ یا پھر کم ازکم مجھے اس کی اطلاع کرنی چاہیئے تاکہ میں خطبوں کے ذریعہ اس برائی کو روکنے کی کوشش کروں۔ مرکزی اصلاحی کمیٹی بھی اس طرف توجہ دے اور یہی ہدایت تمام مقامی اصلاحی کمیٹیوں کو بھی بھجوائیں اور انہیں تاکید کریں کہ اس کی روشنی میں وہ اپنی جماعتوں میں جائزے لیتے رہا کریں اور ہر اصلاح طلب معاملے پر فوری کاروائی کر کے آپ کو اس کی رپورٹ بھجوایا کریں۔ پردہ پوشی کا یہ مطلب نہیں کہ برائی کو اتنا چھپایا جائے کہ مجھ تک بھی اس کی خبر نہ پہنچے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ برائی کو عام نہ بیان کیا جائے۔ اگر عہدیدار کسی بات کو چھپاتے ہیں تو وہ اپنی ذمہ داری سے خیانت کرتے ہیں۔ اس ضمن میں جو رپورٹیں مجھے آتی ہیں ان سے لگتا ہے کہ ذیلی تنظیموں کے بھی اور جماعت کے عہدیداران بھی اپنی ذمہ داری کا حق ادا نہیں کررہے۔ یہ رجحان دکھائی دیتا ہے کہ بعض بڑوں کی غلطیوں سے تو صرف نظر کر دیا جاتا ہے اور بعض چھوٹوں کو فوراً سزا دلوادی جاتی ہے۔ ایسے سب معاملات کو یہاں بھجوانا آپ کا کام ہے۔ آگے خلیفۂ وقت کا یہ کام ہے وہ جس طرح چاہیں فیصلہ کریں۔

اصلاحی کمیٹی کے کاموں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جو ہدایات دی تھیں اور جو ہدایات میں نے دی ہیں ان سب کو اکٹھا کر کے جماعتوں کو بھجوائیں۔ اس کے علاوہ مختلف ملکوں کی نیشنل مجالس عاملہ اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کو بھی وقتاً فوقتاً میں نے ہدایات دی ہوئی ہیں اور وہ الفضل اور دیگر رسالوں میں چھپ چکی ہیں ان کو بھی اکٹھا کرلیں۔ ان کی روشنی میں پھر اصلاحی کمیٹیوں کو مقامی اور مرکزی سطح پر کام کرنا چاہیئے۔''

(خط حضور انور مورخہ 5-11-2010)

31دسمبر2004ء

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ فرانس کے ساتھ میٹنگ

حضور انور نے فرمایا کہ MTA بھی ہر گھر میں ہونا چاہئے۔ خطبہ سننے کی طرف صرف توجہ دلانا کافی نہیں بلکہ باقاعدہ DATA اکٹھا کریں کہ کتنے لوگوں نے سنا۔ حضور انور نے فرمایا اکثر اُن گھروں میں جھگڑے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں جو خطبے نہیں سنتے یا جو کچھ سنتے ہیں تو توجہ سے نہیں سنتے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 فروری 2005ء)

3 مئی 2005ء

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیا کے ساتھ میٹنگ

تربیت کے حوالہ سے ہی حضور نے فرمایا کہ باقاعدہ سب مجالس میں تربیتی کلاسز ہونی چاہئیں۔ خدام کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا جائے۔ نماز، اس کا ترجمہ سکھایا جائے۔ دینی معلومات کا علم ہو۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ فرمایا اپنی تربیتی کلاسز میں مبلغین اور معلمین سے مدد لیا کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 مئی 2005)

3 مئی 2005ء

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیا کے ساتھ میٹنگ

حضور نے قائد تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس بات کی کوشش کریں کہ ہر ناصر پانچ نمازیں ادا کرے، نماز باجماعت ادا کرے، نماز جمعہ میں باقاعدہ شامل ہو۔ خلیفۃ المسیح کے خطبات کو باقاعدہ سنیں۔ جو ناظرہ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں وہ تلاوت قرآن کریم روزانہ باقاعدہ کریں۔ کم ازکم دو رکوع کی تلاوت کریں۔ جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہیں جانتے ان کے لئے سپیشل درس کا پروگرام ہو۔ ان کے لئے جو اچھی آواز میں پڑھنے والا ہے دو رکوع کی تلاوت کردے۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 مئی 2005ء)

27 جون 2005ء

نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ USA کے ساتھ میٹنگ

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جن خدام سے آپ کا رابطہ اور تعلق نہیں ہے ان سے رابطہ کرنے کے لئے پلان بنائیں۔ فرمایا ان خدام کا data اکٹھا کریں جو مسجد نہیں آتے اور رابطہ نہیں رکھتے۔ فرمایا اس طرح خدام کو اپنے قریب کر کے ساتھ ملائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ خدام کو مسجد میں لانے کے لئے Attraction مہیا کریں۔ اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ ملک میں کل 60 جماعتیں ہیں اور چالیس میں باقاعدہ جماعتی سنٹرز موجود ہیں۔ جہاں کھیلوں وغیرہ کے پروگرام رکھے جاتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 / اگست 2005ء)

5 / جولائی 2005ء

نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کی میٹنگ

شعبہ تربیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ MTA کا جائزہ لیں کہ کتنے لوگ سنتے ہیں اور کتنے نہیں۔ فرمایا بعض اپارٹمنٹس میں MTA نہیں ہے۔ بعض جگہ ڈش لگانے کی بھی مجبوری ہے۔ ان کا بھی جائزہ لیں کہ وہ کس طرح سنتے ہیں یا کیسٹ وغیرہ دیکھتے ہیں۔ فرمایا کوئی خاص تربیتی موضوع ہو تو اس کو پرنٹ کروا کر گھروں میں بھجوایا جا سکتا ہے۔ جو کاروں پر سفر کرنے والے ہیں ان کو آڈیو کیسٹس مہیا کی جاسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو لوگ مسجد میں آنے والے ہیں ان کی دو کیٹگریز ہیں۔ ایک وہ ہیں جو تعاون کرنے والے ہیں اور دوسرے وہ جو آتے تو ہیں لیکن ان کی طرف سے تعاون نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تیسرے وہ لوگ ہیں جو مسجد آتے نہیں یا بہت کم آتے ہیں اور ان کا نظام سے

رابطہ بھی نہیں ہے۔ایسے لوگوں کی تربیت کے لئے زیادہ پروگرام ہونے چاہئیں۔فرمایا ایک اصول ان سب پر لاگو نہیں ہوسکتا ہے۔ ہر ایک کی تربیت کے لئے مختلف پروگرام ہونے چاہئیں۔پس اپنے تربیتی پروگراموں میں اس لحاظ سے دیکھیں۔

حضورانور نے فرمایا: بعض پروگراموں میں آپ ذیلی تنظیموں سے مل کر ان کے تعاون سے بہتر صورت پیدا کر سکتے ہیں یا ان کے پروگراموں میں مدد دیں تو بہتر صورت پیدا ہوسکتی ہے۔حضورانور نے فرمایا آپ نے ذیلی تنظیموں کو پروگرام بنا کر نہیں دینا بلکہ ان کے اپنے پروگراموں میں ان کی مدد کریں۔

حضورانور نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے اصلاحی کمیٹی کے کاموں کے بارہ میں بھی رپورٹ طلب فرمائی اور فرمایا یہ بہت بڑا کام ہے۔مسائل بڑھ رہے ہیں۔اس لئے اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 19/اگست 2005ء)

11/ستمبر 2005ء

نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے ساتھ میٹنگ

سیکرٹری تربیت کو حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ **جب تک خاندانوں سے ذاتی رابطے پیدا نہ ہوں گے، لوگوں سے رابطے نہ ہوں گے اُس وقت تک تربیت کے نتائج حاصل نہیں ہو سکتے**۔حضورانور نے فرمایا مسجد میں آنے والے تو وہی ہوتے ہیں جن کا پہلے ہی جماعت سے تعلق اور رابطہ ہوتا ہے۔ **دیکھنا یہ ہے جو لوگ مسجد نہیں آتے ان کو کس طرح لانا ہے۔ اِن کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں**۔حضورانور نے فرمایا ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے عاملہ مل کر بیٹھے، سوچے اور پروگرام بنائے اور اس پر عملدرآمد کی رپورٹ آنی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے ہاں تعداد کم ہے اس لئے جو بھی پیچھے ہٹا ہوا

ھوتا ہے نظر آ جاتا ہے ۔اس کو لانا چاہئے ۔ایسا پروگرام بنائیں کہ ان کے مزاج کے مطابق ان کو قریب لانے کی کوشش کی جائے ۔نوجوان اپنے پروگرام بنائیں اور لجنہ اپنے پروگرام بنائے کہ ان کمزور فیملیز کو کس طرح ساتھ ملانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔عہدیدار اپنا بھی جائزہ لیں ۔اپنے گھروں میں ہی ٹھیک ہو جائیں تو برکت گھروں سے پڑتی ہے۔اپنے گھروں میں بھی جائزہ لینا چاہئے ۔فرمایا یہاں مسجد میں اپنی مجالس کے علاوہ ایسے پروگرام ہوں جو نوجوانوں کی دلچسپی کا موجب ہوں ۔کوئی موضوع رکھ لیں جس پر اظہار خیال ہو۔اِن ڈور کھیلوں وغیرہ کے پروگرام ہوں ۔فرمایا آپ نصیحت تو کر سکتے ہیں لیکن سختی نہیں کر سکتے ۔پس نصیحت کرتے چلے جائیں ۔فرمایا ہر احمدی بچے کی تربیت کرنی چاہئے ۔اپنے گھر سے تربیت شروع کریں ۔فرمایا مستقل بیماری انٹرنیٹ کی ہے اور TV کے مخرب الاخلاق پروگرام ہیں ۔حضور انور نے فرمایا اگر ماں باپ گھر پر وقت نہ دیں تو بچے باہر سکون تلاش کرتے ہیں پھر غلط کمپنی مل جاتی ہے۔فرمایا اس معاشرہ میں رہنا ہے تو عام حالات سے زیادہ قربانیاں دینی پڑیں گی۔

حضور انور نے فرمایا گھر سے تربیت ہوگی۔ماں باپ نماز پڑھیں گے،تلاوت قرآن کریم کریں گے تو بچے بھی اثر لیں گے اور اسی طرح کریں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21راکتوبر 2005ء)

14 ستمبر 2005ء

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ

مہتمم تربیت کو فرمایا نمازوں کی حاضری کی طرف توجہ دیں آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور قرآن کریم پڑھنے والے کتنے ہیں ۔جو مسجد نہیں آتے ان کو پیار سے سمجھائیں ۔آپ کے پاس سارا Data اکٹھا ہونا چاہئے ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا جو آپ کی بات نہیں مانتے ان کے کسی دوست کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ اس سے رابطہ کرے اور اس کا مسجد سے رابطہ قائم کروائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 28/اکتوبر 2005ء)

7/جنوری 2006ء

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی میٹنگ

"مہتمم تربیت" کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: آپ نے اپنی آٹھ صد مجالس کی تربیت کرنی ہے۔ اپنے پروگراموں کا جائزہ لیں۔ اپنے تربیتی لائحہ عمل کا جائزہ لیں۔ حضور انور نے فرمایا: جائزہ لیں کہ کتنے خدام ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا: آپ کی مجالس کی رپورٹ میں شعبہ تربیت کے تحت اس کا ذکر ہونا چاہئے اور رپورٹ آنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: فجر اور عشاء کی نماز میں کتنے خدام آتے ہیں۔ مجالس سے اس کی بھی رپورٹ منگوائیں۔ پانچوں نمازیں کتنے پڑھتے ہیں، کتنے مسجد میں آ کر پڑھتے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم کتنے کرتے ہیں اور نظام وصیت میں کتنے شامل ہیں۔ آپ کے پاس یہ سب رپورٹ ہونی چاہئے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3/مارچ 2006ء)

7 اپریل 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ سنگاپور کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

سیکرٹری تربیت کو فرمایا کہ جو احباب مسجد میں آتے ہیں ان کی تربیت کے لئے تو پروگرام ہوتے ہیں لیکن جو مسجد نہیں آتے، رابطہ نہیں کرتے، ان کی تربیت کے لئے کیا پروگرام ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی تربیت کے لئے بھی پروگرام بنائیں۔ ایسے لوگ جن کے آباء واجداد احمدی تھے لیکن ان کی اولاد اب رابطہ میں نہیں ہے ان سے رابطے کریں اور ان کو مسجد لائیں اور پھر یہ رابطے مستقل رکھیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 28 اپریل 2006ء)

8اپریل2006ء

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی حضورانور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

سیکرٹری تربیت سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سالانہ پروگرام کیا ہیں۔فرمایا تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ ملک میں جہاں جہاں ہماری مساجد ہیں،سنٹرز ہیں وہاں احمدی ان سنٹرز، مساجد سے کتنی دور، کتنے فاصلوں پر رہتے ہیں۔اس بارہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا کہ دیہاتوں میں تو سنٹرز کے قریب رہتے ہیں جب کہ شہروں میں دور ہیں اور مختلف فاصلوں پر رہتے ہیں۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کس نماز میں زیادہ حاضری ہوتی ہے اور کتنے فیصد لوگ شامل ہوتے ہیں۔فرمایا ہر جماعت کے سیکرٹری تربیت کو کہیں کہ آپ کو باقاعدہ نمازوں کی حاضری کے بارہ میں رپورٹ بھجوائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 5رمئی 2006ء)

18اپریل2006ء

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے ساتھ یہ میٹنگ

مہتمم تربیت سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ خدام کی مجموعی تعداد میں سے کتنے پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں اور کتنے ہیں جو باجماعت پڑھتے ہیں۔حضورانور نے دریافت فرمایا کیا ہر مجلس میں مرکز کے علاوہ بھی نماز سنٹر ہے۔حضورانور نے ہدایت فرمائی جو خدام کمزور ہیں اور نمازوں پر نہیں آتے ان کمزوروں کو ساتھ لانے کے لئے مضبوط خدام ان کے ساتھ لگائیں۔ایسے خدام ہوں جو ان کو نمازی بنانے والے ہوں۔ایسے نہ ہوں کہ خود بھی ان کے ساتھ مل کر بے نمازی ہو جائیں۔

حضورانور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ایسے ہیں جو MTA پر خطبہ سنتے ہیں۔

حضورانور نے جائزہ لینے کے بعد فرمایا جو خطبہ نہیں سنتے ان کے لئے پلان بنائیں ۔ پھر حضورانور نے دریافت فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے خدام کی تعداد کیا ہے ۔ جو تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ نہیں ہیں ،ریگولر نہیں ہیں ان کی تعداد کیا ہے ۔ جو مہینہ میں پندرہ دن میں تلاوت کرنے والے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔

حضورانور نے فرمایا جو تلاوت نہیں کرتے وہ پندرہ دن تو کرنے والے ہوں۔ جب مہینہ میں پندرہ دن میں تلاوت کریں گے تو ان کو مستقل عادت پڑ جائے گی۔

حضورانور نے خدام کی مرکزی مجلس عاملہ میں سے بھی نماز باجماعت ادا کرنے والوں کا جائزہ لیا اور فرمایا جو عاملہ کا ممبر کم ازکم ایک نماز باجماعت نہیں پڑھتا وہ دوسروں کو کیا کہے گا۔حضورانور نے عاملہ کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ روزانہ تلاوت کرنے والے کتنے ہیں۔حضورانور نے فرمایا روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔حضورانور نے فرمایا جو خدام دور ہٹے ہوئے ہیں ان کو ان کے دوستوں کے ذریعہ قریب لانے کی کوشش کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 مئی 2006ء)

18 اپریل 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے ساتھ میٹنگ

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضورانور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا سال بھر کا تربیتی پروگرام کیا ہے۔حضورانور نے فرمایا جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی کیا تربیت کر رہے ہیں۔ان کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے ۔ان سے رابطوں کے بارہ میں کیا کیا ہے ۔حضورانور نے فرمایا ایک رابطہ ہے عہدیدار کی حیثیت سے اور ایک رابطہ ہے بھائی ، دوست اور ہمدرد کی حیثیت سے ۔ضروری نہیں کہ مربی یا امیر یا سیکرٹری تربیت ایسے لوگوں سے رابطہ کرنے خود جائے آپ یہ دیکھیں کہ ایسے لوگوں کو

واپس لانے کے لئے اور رابطہ کے لئے کس کو استعمال کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پردہ صرف لجنہ کا کام نہیں ہے۔ مردوں کا بھی کام ہے۔ یہاں آ کر بعض عورتوں نے پردہ کم کر دیا ہے۔ ایسے لباس میں آ گئی ہیں جو مناسب نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس میں قصور مردوں کا ہے۔ مردوں نے کھلی اجازت دے دی ہے اور خود کمپلیکس کا شکار ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ایسے کیسز میں مردوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا ملاقاتوں میں میں نے جائزہ لیا ہے اکثر نے یہی جواب دیا ہے کہ مردوں کو ہمارے ساتھ بازار میں پھرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پردہ ترقی کی طرف جانا چاہئے بجائے اس کے کہ نیچے کی طرف جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک میں یہ احساس ہونا چاہئے کہ آپ اس کے ہمدرد ہیں فرمایا معاشرہ میں انحطاط نہیں ہونا چاہئے۔ ایک ٹھہراؤ آ کر قدم اوپر کی طرف آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا۔ انسان کا رجحان ننگ ڈھانپنے کی طرف ہے۔ لباس شریفانہ ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا جو پاکستان سے آئی ہیں اور برقعہ پہنتے ہوئے آئی ہیں وہ برقعہ اتاریں تو ان کو سمجھانا چاہئے کہ اپنے برقعہ کا پردہ ختم نہ کریں۔ نرمی سے سمجھائیں اور نظر رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا جو نمازوں پر نہیں آتے ان کو مسجد لانا بھی ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہر چھٹا خطبہ تربیت کے اوپر ہونا چاہئے اور ہر چوتھا خطبہ مالی قربانی پر ہو اور عبادات پر ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 رمئی 2006ء)

3 مئی 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ فجی کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

سیکرٹری صاحب تربیت سے ان کے پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ

نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔آپ نے یہ جائزہ لینا ہے کہ کتنے لوگ آتے ہیں اور پانچوں نمازوں پر کیا حاضری ہوتی ہے۔نمازوں کی حاضری بڑھائیں جو نمازوں پر پہلے آتے تھے لیکن اب نہیں آتے ان کا پتہ کریں کہ کیا وجہ ہے۔حضور انور نے فرمایا سب جماعتوں میں اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔آپ اس سلسلہ میں جو کوشش کر رہے ہیں۔اگر جماعتوں سے اس کے نتیجہ کا آپ کو علم نہیں ہوگا تو آپ اپنا آئندہ کا پروگرام نہیں بنا سکتے۔

حضور انور نے فرمایا ایک بہت بڑا کام قرآن کریم کا پڑھنا ہے اور یہ جائزہ لینا ہے کہ کتنے روزانہ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔یہ بھی سیکرٹری تربیت کا کام ہے۔قرآن کریم پڑھیں گے تو پتہ چلے گا کہ کیا باتیں کرنے والی ہیں اور کون سی باتوں سے منع کیا گیا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سیرت النبی ﷺ کے جلسوں میں غیروں کو بلایا کریں۔حضور انور نے فرمایا گہرائی میں جا کر جائزہ لینا ہوگا کہ ہر جماعت میں کتنے لوگ ہیں جو نمازیں نہیں پڑھتے اور گھر میں بھی نماز نہیں پڑھتے۔ان کا جائزہ لیں۔پھر ان کی تربیت کے لئے پروگرام بنائیں۔فرمایا جو گھر میں نماز نہیں پڑھتا اس کو گھر میں تو نماز پڑھائیں۔یہ مربیان اور سیکرٹریان تربیت کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت کی عورتوں کی بھی تربیت کی طرف توجہ نہیں ہے۔فرمایا بعض عورتوں کو نماز کا پتہ نہیں تو وہ اپنے بچوں کو کیا سکھائیں گی۔ماں نے بچے کی تربیت کرنی ہے۔باپ تو اپنے کام کاج کے سلسلہ میں گھر سے باہر ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا جو مرکزی جلسے ہوتے ہیں ان میں ایسے پروگرام ہوں اور مضامین ہوں جو تربیت پر ہوں۔مرد خود بھی نماز پڑھیں۔اپنی عورتوں کو بھی نماز پڑھائیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھائیں۔خود قرآن کریم پڑھیں۔گھروں میں ان کی عورتیں بھی قرآن کریم پڑھیں اور ان کے بچے بھی قرآن کریم کی تلاوت کریں۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کا بڑا مسئلہ یہاں ہے۔میاں بیوی کے آپس کے تعلقات ٹھیک ہونے

چاہئیں۔شادیاں ہوتی ہیں پھر علیحدگی ہو جاتی ہے۔تربیت کے یہ مسائل ہیں ان کو حل کرنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا جب کسی کو سزا ملتی ہے اور اعلان ہوتا ہے تو پھر ان کو شرمندگی ہوتی ہے۔ یہ سب تربیت کے مسائل ہیں جو امیر، مبلغین اور تربیت کے سب سیکرٹریان کا کام ہے۔اگر تربیت ہو تو پھر غلطیاں بھی نہیں ہوتیں اور شرمندگی بھی نہیں ہوگی۔

(الفضل انٹرنیشنل 16/جون 2006ء)

7 مئی 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ

حضور انور نے **قائد تربیت** سے دریافت فرمایا آپ کی سکیم اور پروگرام کیا ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس باقاعدہ ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنے انصار نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ کتنے روزانہ تلاوت کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جو اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ انصار کو توجہ دلائیں کہ گھروں میں دین کی باتیں ہوں، مسیح موعودؑ کی باتیں ہوں۔آپ کی کتب پڑھی جائیں۔گھروں میں دینی ماحول ہو۔ بچے نمازیں پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ انصار کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ نے نئی نسل کو بچانا ہے تو آپ کو ان کی تعلیم و تربیت کے لئے سکیم بنانی پڑے گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 30/جون 2006ء)

7 مئی 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ

حضور انور نے **مہتمم تربیت** سے ان کے شعبہ کے تحت ہونے والے کاموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو علم ہونا چاہئے کہ کتنے خدام پانچوں نمازیں پڑھتے ہیں اور کتنے

خدام باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ کتنے خدام قرآن کریم پڑھتے ہیں اور کتنے خدام روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اصل چیز یہ ہے کہ نماز پڑھو، قرآن کریم پڑھو۔ حضور انور نے فرمایا کہ تربیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی کتب میں سے اقتباسات مختلف مواضیع پر منتخب کر کے خدام کو دیں۔ ماں باپ کے حقوق ہیں، ہمسائے کے حقوق ہیں، خدمت خلق کے کام ہیں، نماز، قرآن کریم، مالی قربانی، سچ بولنا، غصہ میں نہ آنا، امانت داری ہے۔ فرمایا اس طرح مختلف مواضیع پر انتخاب کر کے خدام کو دیں۔ تربیتی اجلاسات میں پڑھے جائیں اور ان کے تعلیمی نصاب کے طور پر بھی ہوں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلے سارا جائزہ تیار کریں کہ کتنے خدام کو نماز سادہ اور باترجمہ آتی ہے اور قرآن کریم آتا ہے۔ اس جائزہ کے تیار ہونے کے بعد پھر آپ تربیت کر سکتے ہیں اور بہتر پروگرام بنا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بعض لڑکے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض احمدی لڑکیاں بھی باہر شادی کر لیتی ہیں۔ دونوں صورتوں میں نسل خراب ہوتی ہے۔ اس لئے شعبہ تربیت کو بہت زیادہ فعال ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ساری مصروفیات کے باوجود نمازیں تو پانچ پڑھنی ہی ہیں۔ فرمایا جو آدمی پانچ نمازیں پڑھنے والا ہوگا اس کی تربیت ہو جائے گی اور جو قرآن کریم کی تلاوت کرے گا اس کی بھی تربیت ہو جائے گی۔ اسی طرح جو آپ کے اجلاسات پر باقاعدہ آئے گا مسجد سے اس کا رابطہ ہوگا اس کی تربیت بھی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مہینے میں قرآن کریم، حدیث اور حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباس پر مشتمل ایک دو ورقہ شائع کر کے خدام کو دے دیا کریں۔ اس میں مختلف موضوعات پر تربیتی مضامین بھی شامل ہوں اور اس کے مطابق حضرت مسیح موعود کی کتب سے اقتباس منتخب کر لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو خادم پیچھے ہٹا ہوا ہے اور اس کا رابطہ نہیں ہے اس کے کسی دوست کے ذریعہ اس کو قریب لائیں۔ ضروری نہیں کہ عہدیدار ہی جائے اور اس سے رابطہ کرے۔ اصل غرض یہ ہونی چاہئے کہ وہ جماعتی نظام میں شامل ہو جائے اور مسجد سے اس کا رابطہ ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا: قربانی دیئے بغیر دنیا میں کوئی ترقی نہیں کرسکتا۔ قربانی کریں گے تو ترقی کریں گے اور آپ کو قربانی کرنی پڑے گی۔ پروگرام بنائیں اور کام کریں۔ عاملہ سر جوڑے اور حل نکالے کہ کس طرح کیا جائے۔ مسلسل رابطہ کرنا پڑے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خدا سے تعلق جوڑیں۔ نمازوں کی عادت ڈالیں۔ قرآن کریم کی تلاوت کی عادت ڈالیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 30/جون 2006ء)

7 مئی 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے ساتھ میٹنگ

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ مہینہ میں ایک تربیتی اجلاس ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو آپ کے اجلاسوں میں نہیں آتے تو ان کے لئے آپ نے کیا کیا ہے۔ سیکرٹری تربیت نے بتایا ہم گھروں کا وزٹ کرتے ہیں، توجہ دلاتے ہیں اور اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ نمازیں پڑھی جاتی ہیں اور حضور انور کے خطبات سنے جاتے ہیں۔ اس طرح بعض لوگ اجلاسات میں آنا شروع ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کا بھی جائزہ لیں۔

حضور انور نے فرمایا اس بات کا بھی جائزہ لیا کریں کہ ڈشیں تو لگ گئی ہیں کتنے لوگ اور فیملیز خطبات سنتے ہیں۔ اس کی رپورٹ آپ کو ہر ماہ آنی چاہئے کہ کتنوں نے خطبات سنے ہیں اور دوسرے پروگرام سنے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 30/جون 2006ء)

13 مئی 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ جاپان کے ساتھ میٹنگ

حضور انور نے فرمایا ہر مہینے ایک میٹنگ تربیتی امور پر خاص طور پر نمازوں کے بارہ میں ہونی چاہئے اور جائزہ لینا چاہئے کہ نمازوں کے بارہ میں جماعت نے کیا توجہ دی ہے اور جو کوشش کی ہے اس کا نتیجہ کیا نکلا۔

حضور انور نے مبلغین کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا ہر چوتھا خطبہ تربیت پر ہونا چاہئے اور ہر چھٹا خطبہ مالی قربانی پر آنا چاہئے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ بھی جائزہ لیں کہ MTA پر کتنے لوگ خطبات سنتے ہیں۔ فرمایا اس کی رپورٹ لیا کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 30/جون 2006ء)

7/جون 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

میٹنگ میں حضور انور نے بعض شعبہ جات کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف تربیتی اور انتظامی امور پر قیمتی نصائح سے نوازا اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور کی ہدایات و نصائح کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عہدوں کو خدمت سمجھ کر نبھائیں اور افسر کی بجائے خدمت گار کا تصور اپنے دلوں میں قائم کریں۔ اس سلسلہ میں حضور نے میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی مثال دی کہ انہوں نے جلسہ سالانہ پر اپنے ٹائٹل ''افسر جلسہ سالانہ'' کو بدل کر ''خادم جلسہ سالانہ'' لکھوانا شروع کر دیا تھا۔

حضور انور نے عہدیداران کے خلاف شکایات کا جائزہ لینے کا طریق کار سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ ایسی

شکایات پر کمیٹیاں بنانے کی بجائے خط کے ذریعہ بصیغۂ راز عہدیداروں سے پوچھنا چاہیے کہ کہیں آپ تو اس میں ملوث نہیں اور پھر عہدیداران کو چاہیے کہ وہ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے اگر شکایات کی زد میں آتے ہوں تو اپنی اصلاح کرلیں تا کہ ان کی یا ان کی اولاد کی کسی حرکت کی وجہ سے جماعتی وقار کو جھٹکا نہ لگے۔اور اگر کوشش کے باوجود وہ اپنے اور اپنے گھر بار کے اندر کوئی اصلاح نہ کرسکیں تو پھر تقویٰ کا تقاضا ہے کہ اپنے آپ کو اس خدمت سے فارغ کرا لیں۔حضور نے حفظ مراتب کی پاسداری کی طرف بھی خصوصی توجہ دلائی اور فرمایا کہ اپنے سے بالا عہدیداروں کا احترام اور ان کی اطاعت بہت ضروری ہے۔فرمایا اگر آپ کو اپنے سے بالا عہدیدار کی طرف سے کوئی خدمت سپرد کی جاتی ہے اور آپ کو اس سے شکایت ہے تو چاہیے کہ پہلے اطاعت کرتے ہوئے وہ کام کریں پھر عہدیدار کو بتائیں کہ میں مرکز یا خلیفۂ وقت کو شکایت کروں گا کہ آپ نے فلاں بات غلط کی۔

حضور نے عہدیداروں کو اپنا بہترین نمونہ پیش کرنے کی بھی نصیحت فرمائی۔فرمایا کہ بعض اوقات عہدیداروں کے اپنی گھریلو زندگی میں نمونے ٹھیک نہیں ہوتے۔اپنی بہوؤں، دامادوں، بچوں اور بیویوں سے جھگڑے ہوتے ہیں۔ایسی کمزوریوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر نہ کر سکیں تو پھر اپنے آپ کو جماعتی خدمت سے فارغ کرلیں۔حضور نے نیکی کے کاموں میں باہم تعاون کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ مقصد تو سب کا ایک ہی ہے۔مل کر کام کیا کریں۔ذیلی تنظیمیں جماعتی نظام کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔......

حضور نے ایک تربیتی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے اجلاسات اور مجالس کی باتوں کی حفاظت کیا کریں۔یہ بہت بنیادی بات ہے مجالس کی باتیں امانت ہوتی ہیں اس لیے ان کا پاس رکھنا چاہیے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی 2006)

9 ؍جون2006ء

خطبہ جمعہ میں عہدیداران کو ہدایات

’’اسی طرح امراء اور مرکزی عہدیداران کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ یہ معیار حاصل کریں گے تو پھر دیکھیں کہ ایک عام احمدی کس طرح اطاعت کرتا ہے۔......

پس ہر لیول پر جو عہدیدار ہیں چاہے وہ مقامی عاملہ کے ممبر یا صدر جماعت ہیں، ریجنل امیر ہیں یا مرکزی عاملہ کے ممبر یا امیر جماعت ہیں اپنی سوچ کو اس سطح پر لائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہے کہ اپنی، اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کرو۔......

یہاں مَیں مربیان، مبلغین کو ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ......اگر امیر میں یا عہدیدار میں کوئی ایسی بات دیکھیں جو جماعتی روایات کے خلاف ہو تو عہدیداران کو اور امیر کو علیحدگی میں توجہ دلائیں۔......اور اگر وہ عہدیدار اور امیر پھر بھی اپنی بات پر زور دیں اور آپ یہ سمجھتے ہوں کہ جماعتی مفاد متاثر ہو رہا ہے تو پھر خلیفۂ وقت کو اطلاع کر دیں لیکن یہ تاثر کبھی بھی جماعت میں نہیں پھیلنا چاہئے کہ مربی اور امیر کی آپس میں صحیح انڈرسٹینڈنگ (Understanding) نہیں ہے یا آپس میں تعاون نہیں ہے۔

دوسرے یہ بھی مربیان کو خیال رکھنا چاہئے کہ مربی کے لئے کبھی بھی جماعت کے کسی فرد کے ذہن میں یہ تاثر نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ فلاں مربی یا مبلغ کے فلاں شخص سے بڑے قریبی تعلقات ہیں......مربی، مبلغ یا کسی بھی مرکزی عہدیدار کا یہ کام ہے کہ اپنے آپ کو ہر مصلحت سے بالا رکھ کر، ہر تعلق کو پس پشت ڈال کر جماعتی مفاد کے لئے کام کرنا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 30؍جون 2006ء)

9جون2006ء

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

حضورانور نے ایک بار پھر پردے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ لڑکیوں کے ذہن میں یہ بات ڈالیں کہ آپ نے پردہ اس لیے کرنا ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے۔فرمایا اگر جماعتی روایات پر قائم رہیں گی تو کوئی کمپلیکس نہیں ہوگا اور اسی سے پھر تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔فرمایا بعض بچیاں پاکستان سے شادی کروا کر یہاں آتی ہیں۔ وہاں وہ برقعہ پہنتی ہیں لیکن یہاں آتے ہی اتر جاتا ہے۔فرمایا یہ بے حیائی ہے۔ یہ ذاتی کمپلیکس کی بناء پر بھی ہوسکتا ہےاور خاوند کے کہنے پر بھی۔اگر جرمن عورت احمدی ہونے کے بعد اچھے لباس میں آسکتی ہے تو انہیں پورا پردہ کرنے میں کیا حرج ہے؟ فرمایا آج کل text message کا رواج چل نکلا ہے۔ یہ بھی سوائے جاننے والوں کے کہیں نہیں ہونا چاہیے۔بعض اوقات سہیلیاں آگے نمبر دے دیتی ہیں۔اس لیے اس امر کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 07/جولائی2006ء)

10جون2006ء

قائدین، ریجنل قائدین اور نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

حضور نے مہتمم صاحب تربیت سے فرمایا کہ خدام کے جھگڑے دور کرنے کے لئے نصیحت کرتے رہا کریں۔ بہت سے لوگ باہر اچھے ہوتے ہیں لیکن اپنے گھر میں حالات خراب رکھتے ہیں۔فرمایا: جس کی تربیت مقصود ہو اس کا اچھا دوست ڈھونڈ کر اس کے حالات کی اصلاح کی کوشش کیا کریں۔ فرمایا: اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی اصلاح ہو اور انہیں نظام میں پرو یا جائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 07/جولائی2006ء)

14 جون 2006ء

نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

حضورانور نے شعبہ تربیت اور تعلیم القرآن کے جائزہ کے دوران دریافت فرمایا کہ پہلے مساجد اور نماز سنٹرز کی تعداد معلوم کریں۔ پھر یہ دیکھیں کہ کتنی مجالس میں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔اور ہر جگہ کم ازکم دونمازیں تو باجماعت ہونی چاہئیں۔حضورانور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ مارچ میں ہم نے ہفتہ تربیت منایا تھا اور اپریل کی رپورٹس سے پتہ چلا ہے کہ نمازیں ادا کرنے والوں اور تلاوت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔فرمایا کہ اب پھر رپورٹ منگوائیں اور دیکھیں کہ کیا یہ تبدیلی صرف ہفتہ تربیت کے دوران تھی یا بعد میں بھی جاری ہے۔انصار کو بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضورانور نے فرمایا کہ صف دوم کے انصار کی بڑی تعداد کے بچے چھوٹے ہیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کریں تا کہ وہ اچھے کردار والے بن سکیں۔مکرم امیر صاحب کی درخواست پر ایک بار پھر حضورانور نے اگلی نسل کو نظام جماعت سے منسلک کرنے کے لیے انصار کو نصیحت فرمائی کہ بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 جولائی 2006ء)

5 مئی 2008ء

مبلغین سلسلہ نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ

اصلاحی کمیٹی کے بارہ میں حضورانور نے ہدایت فرمائی کہ یہ نہیں کہ معاملہ اٹھے تو پھر دیکھیں۔معاملہ سے پہلے حالات پر نظر ہونی چاہئے ۔اور پتہ ہونا چاہئے کہ یہاں سے مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے...... معاملہ کو حد سے نکلنے سے پہلے اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

حضورانور نے فرمایا جو عہدیدار بددیانتی کرتے ہیں ان کو عہدوں سے فارغ کریں۔ان سے کوئی

خدمت نہیں لینی۔ مبلغ کا کام ہے کہ ان کی اصلاح کریں۔ ان کو اسلامی تعلیم بتائیں اور ان کی تربیت کریں۔ معاملہ کو حد سے نکلنے سے پہلے اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11 / جولائی 2008ء)

23 جون 2008ء

نیشنل مجلس عاملہ (USA) کے ساتھ میٹنگ

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تربیت کے لئے سپیشل پروگرام کیا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تربیتی سیمینارز کی ایک سیریز ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا اگر جماعتوں میں آپ کے سیکرٹری تربیت Active ہوں تو آپ آسانی سے فیڈ بیک حاصل کر سکتے ہیں۔ فرمایا اپنے سیکرٹریان تربیت کو Active کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے "**نیشنل اصلاحی کمیٹی**" کے کام کے بارہ میں بھی بتایا۔ حضور نے فرمایا اگر سینٹر میں اور پھر جماعتوں میں اصلاحی کمیٹی مستعد اور فعال ہو تو Matrimonial پرابلم نہ ہوں جو آج کل بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اصلاحی کمیٹی میں گزشتہ سالوں میں جو کیسز آئے ہیں اور امسال جو کیسز، معاملات آئے ہیں کیا یہ تعداد بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جو کیسز آرہے ہیں وہ الارمنگ ہیں۔ فکر ہے اور ہر ماہ آرہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض ایسے کیسز امور عامہ اور مبلغین کے علم میں ہوں گے۔ اس بارہ میں پوری معلومات حاصل کریں۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 / اگست 2008ء)